



شبستانِ
عبدالقادر جیلانی
فیضانِ برکت

سیرتِ نبویؐ کی تطبیق اور تفسیر

مجلہ محمدیہ
فیضانِ اہل

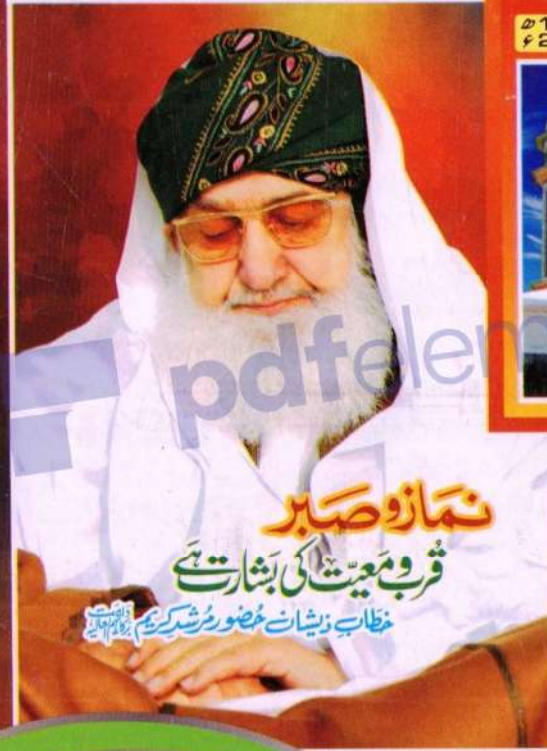
شمارہ نمبر 11 رجب الثانی 1436ھ
2015ء



پہلی واپسی
(منقبت)

نماز کے
بطنی فوائد

میں سے ملتی ہیں



نماز و صبر

قربِ معیت کی بشارت ہے

خطاب زبیر علی خاں صاحب

بائتہ کام کی

خود کو بد لانا ہوگا

وقت کے قدر

ماہنامہ محی الدین کے قارئین کے نام

ضروری پیغام

حضور مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ نے ماہنامہ محی الدین کی اشاعت بڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اور اس کی قیمت فی شمارہ 10 روپے مقرر فرمائی ہے۔ اس کی اشاعت میں اضافہ آپ احباب کی معاونت سے ممکن ہے۔۔۔ آئیے ہر ماہ زیادہ تعداد میں ماہنامہ محی الدین خرید کر اپنے دوستوں میں تقسیم فرما کر اشاعت دین میں اپنا کردار ادا فرمائیں۔ تاجر حضرات اپنی دکانوں، دفاتر میں ماہنامہ محی الدین زیادہ تعداد میں رکھیں ہر آنے والے احباب کو تحفہ پیش کریں۔ اس طرح آپ اشاعت دین میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ پیر بھائیوں سے بھی گزارش ہے ماہنامہ محی الدین ہر ماہ آرڈر لکھوائیں اور اپنے شہر میں تقسیم فرمائیں۔ ہدیہ فی شمارہ 10 روپے۔ آج ہی رابطہ فرما کر اپنا آرڈر بک کروائیں۔

برائے رابطہ

محمد عدیل یوسف صدیقی
0321-7611417

حاجی محمد عادل صدیقی
0345-7796179

محمد صفدر صدیقی
0312-9658338

سیرت النبیؐ کا نورانی اثر
نقیب صبح سعادت

محی الدین

شمارہ نمبر 11 - ذی قعدہ 1436ھ 2015ء

زیر سرپرستی

پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب

پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب

پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب

پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب
شیخ الحدیث علامہ محمد رفیع عظمیٰ صاحب
علامہ محمد عظیم الحق محمودی صاحب
علامہ خواجہ وحید احمد قادی صاحب
ڈاکٹر عبدالغفور ساجد صاحب
پروفیسر عبدالخالق قوٹلی صاحب

مدیر معاون
پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب

مدیر
پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب

مدیر
پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب

مدیر
پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قزیشی صاحب

اس شمارے میں

مجلس فقہاء

خلیفہ مشفق احمد علی صدیقی

خلیفہ طارق جمیل صدیقی، خلیفہ محمد بشیر صدیقی
شیخ بشیر داؤد صدیقی، شیخ محمد آصف صدیقی
ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ، ڈاکٹر محمود یوسف شیخ
حاجی محمد علول صدیقی، شیخ محمد نجم صدیقی
پیر سید شہباز شاہ، میاں عقیل احمد صدیقی
محمد صفدر صدیقی، محمد رمضان ڈوگر صدیقی
محمد عاطف مسین صدیقی، محمد نسیم صدیقی
حاجی حامد محمود صدیقی، حاجی محمد بشیر صدیقی
محمد بابر صدیقی، انعام الحق صدیقی
صوفی غلام رسول شریقوری، محمد اظہار صدیقی
قیصر سبحانی صدیقی، محمد ہمایوں صدیقی

- اداریہ: خود کو بدلنا ہوگا ————— 2
نماز و صبر قرب و معیت کی بشارت ہے — 4
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ — 15
وقت کی قدر ————— 22
نماز کے طبی فوائد ————— 25
باتیں کام کی ————— 30
نیریاں والڑیا ————— 31
ختم خواجگان نقشبند ————— 32

کمپوزنگ: محمد عثمان قادری: ٹائپنگ: ڈیزائن: محمد کلیم رضا

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

فائوٹ آرٹسٹ
سیکڑہ نور و کیا اولیٰ کی نمبر 4-5 پھری بازار فیصل آباد

جملہ ممبران
محی الدین پرنٹنگ اینڈ ڈسٹریبیوٹن

جملہ ممبران محی الدین
سداہار (پریس منڈی) جسٹس فیصل آباد

صدیقہ سلیکشن فیصل آباد

خود کو بدلنا ہوگا

ماہ ربیع الاول میں ہر صاحب ایمان نے محافل میلاد کا انعقاد یا محفل میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یقیناً ذکر رسول ﷺ حجت رسول ﷺ کی علامت ہے۔ اور محبت ذکر رسول ﷺ سے ہی زندگی کو روشن رکھتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ ذیشان بھی ہے۔ کہ جو جس سے محبت کرتا ہے۔ اُس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ اللہ کریم کا بے انتہا شکر ہے۔ کہ جس نے ہمیں ذکر نبی ﷺ کی توفیق عطا فرمائی۔

ذرا فکیر کیجئے۔ ہم نے محافل تو سجا ئیں۔ گلیاں بازار بھی سجائے۔ جلوس بھی نکالے۔ لیکن ہم دعویٰ عشق رسول ﷺ رکھنے والے کہاں کھڑے ہیں۔

رات بھر محفل ہو اور نمازیں قضاء ہو جائیں۔۔۔۔۔

پیشہ و رعت خواں گانے کی طرز پر نعیتیں پڑھیں۔۔۔۔۔

پیشہ و رنعت خوانوں سے رقم طے کر کے محفل میں بلائیں۔۔۔۔۔

دف کے نام پر میوزک چلا کر ساری رات لاؤڈ سپیکر چلائیں۔۔۔۔۔

صرف شہرت کیلئے شہرت یافتہ نعت خواں بلائیں۔۔۔۔۔

شریعت کا مخالف نعت خواں اسٹیج پر آ کر عشق کی باتیں سنائے۔۔۔۔۔

اول تو علماء کرام کو مدعو ہی نہیں کیا جاتا اور اگر بلا ہی لیا جائے، تو خطاب کا وقت وہ جب

لوگ اٹھ کر جانے لگیں یا میند غالب آنے لگے۔۔۔۔۔

گلیوں بازاروں میں لاکھوں روپے کی سجاوٹ اور مساجد نمازیوں سے خالی ہوں، مدارس ذرائع آمدن نہ ہونے کے سبب دیران ہونے لگیں تو پھر سنیوں کو سوچنا ہوگا۔ ہمارا سرمایہ کہاں خرچ ہونے لگا۔ خود کو بدلنا ہوگا۔

ماہ ربیع الثانی میں محبوب سبحانی غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی

گیارہویں شریف معروف ہے۔ محافل منعقد ہوتی ہیں جو کہ کرم بخشش رحمت کے حصول کے لئے اکسیر ہیں۔ کیا محافل گیارہویں شریف کے مقاصد کو ہم جان گئے ہیں کہ نہیں۔ جواب نہیں میں ہوگا۔ دوستو! خود کو بدلنا پوگا۔

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی منور سیرت، افکار، تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ آپ کی حیات مبارکہ شریعتِ مطہرہ کی آئینہ دار تھی۔ عمر مبارک کے چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔ اللہ اکبر۔ یاد خدا کی لذت کس قدر ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ساری رات ذکر الہی میں گزاریں۔ اور ہم غفلت کی نیند سے فرض نماز فجر کے لئے بھی بیدار نہ ہو سکیں۔ خود کو بدلنا ہوگا۔

شہنشاہ بغداد نے 15 سال روزانہ ایک رات میں مکمل قرآن مجید کی تلاوت سے خود کو معزز کیا ہے۔ اور ہم نعرے لگانے والے روزانہ تلاوت قرآن سے کتنا معمور ہوتے ہیں۔ ہمارا حال تو ہم خود ہی جانتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ محافل میلاد، محافل گیارہویں شریف کے اہتمام کے ساتھ ہمیں خود کو بدلنا ہوگا۔ شریعت کے مطابق اس فانی زندگی کو گزرنا ہوگا۔

آئیے! دین مبین پر خود عمل کر کے دوسروں کو دعوت دیتے ہیں۔

نمازی بن جاتے ہیں۔ نمازی بناتے ہیں۔ خدمتِ دین کرتے ہیں اگر ہم نے خود کو بول لیا۔ کردار کے غازی بن گئے تو ہر سو خوشبو پھیلے گی۔ مساجد نمازیوں سے بھر جائیں گی۔ مدارس آباد ہو جائیں گے۔ اسلام کا جھنڈا اور بلند ہوگا۔ محبوبِ کریم ﷺ راضی ہو جائیں گے تو خدا بھی راضی ہو جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔
ادنیٰ خادم

اونی خادم

خاک پائے مرشد

محمد عدیل یوسف صدیقی

پتہ نہیں فیصل آباد اور قرب وجوار میں رواج کس طرح ہے۔ لیکن سنا اس طرح ہے۔
چمڑے ہوئے دوست ملیں بہت چاہت والا پیار سے کہتا ہے یا تم کیا آئے آنکھیں ہی ٹھنڈی ہو
گئیں۔ تم کیا ملے آنکھیں ہی ٹھنڈی ہو گئیں۔

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں۔ میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا بندوبست کر آیا ہوں۔ جب بھی
سجدے میں جاتا ہوں۔ ملاقات ہوتی ہے۔ آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہے تو معلوم ہوا نماز آنکھوں کی
ٹھنڈک کا ذریعہ ہے۔ جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہو اس سے دل والے اہل دل

یہ دو قسم کے ہیں۔ ایک اہل دل ہے۔ اور اہل گل۔ اہل گل سجدہ کرے تو اپنی سوچتا ہے
اور اہل دل سجدہ کرے تو یاری کی سوچتا ہے۔ اہل گل کس کو کہتے ہیں۔ جو صورت میں خوبصورت بندہ
نظر آئے لیکن اندر آپ خود ہی رہے اور اہل دل کس کو کہتے ہیں کہ اندر خود نہ رہے جس کا مکان ہے
وہی رہے۔

حضرات یہ تصوف کی باریک ایک لطیف کیفیت عرض کر رہا ہوں۔ اس کو تو صوفیاء بہتر
جانتے ہیں۔ صوفی کس کو کہتے ہیں۔

وہ مسجد ہی کیا مسجد ہے جس کا رخ کعبہ کی طرف نہ ہو۔ شمال کی طرف جنوب کی طرف
مشرق کی طرف رخ ہو تو اس میں نماز پڑھو گے۔ نہیں۔ اور کعبہ کی طرف ہو تو یہ مسجد ہے۔ یہاں
پڑھیں گے یہاں کھڑے ہو کر رشتہ کعبہ سے ہو رہا ہے۔ اور جس صوفی کو دیکھ کر مدینہ یاد نہ
آئے۔ وہ بھی کوئی صوفی ہے۔

مسجد وہ جس کا رخ کعبہ کی طرف ہو۔

صوفی وہ جس کے اندر مدینہ آباد ہو

اور جو اس سے معاف نہ کرے گلے ملے مدینہ کی فوری کیفیت اس کے اندر داخل کر دے
اس کو مدنی بنا کر چھوڑے۔ مدنی نام اور ہے یہ قال ہے۔ مدنی حال اور ہے قال سے گزرو۔

قال رابگزار مرد حال شو

یہ قال معتبر نہیں حال معتبر ہے۔ اور فیصلہ قال پر نہیں ہوگا فیصلہ حال پر ہوگا۔ مدنی بنو۔
اوپر سے جو مرضی رہو اندر سے مدنی بنو، اور لباس کی کوئی پابندی نہیں لباس کی پابندی ہوتی تو فیصلہ
ہوتا۔ سید عالم ﷺ کا لباس مبارک کیا تھا کیا تھا اُس سے ہٹنا ناجائز ہوتا لیکن پابندی نہیں لگائی۔
رب نے فرمایا۔ کب لباس دیکھتے ہیں تمہارا۔ کب دیکھتے ہیں تمہارا چہرہ۔ کب تمہاری باتیں دیکھتے
ہیں۔ کب سنتے ہیں تمہارے نغمے۔ ہم تو دل دیکھتے ہیں کہ اس دل میں کیا ہے۔ بنایا اپنے لیے ہے
رکھا تم نے کون ہے۔ جس دل میں ہم رہتے ہیں۔ وہی تو دل ہے۔ اور جس دل میں میرا
محبوب ﷺ رہتا ہے وہی تو دل ہے۔ اور اسی دل کو دیکھ کر اہل دل کے فیصلے ہوتے ہیں۔

حفاظت کرو دل کی۔ یہ دل آپ کا نہیں۔ اس دل کا جو مالک ہے اس کو اندر رکھو۔
بہت نکات باقی رہ گئے ہیں اس کو دوسری محفل میں چھوڑتے ہیں۔ ڈیڑھ بج گیا ہے سنا
ہے یہاں ایک بجے نماز ہوتی ہے۔ کیونکہ نماز بھی اُس ایک کے لئے ہے۔ لہذا بجے بھی ایک ہی
ہونا چاہیے۔ اور جماعت بھی ایک ہی ہونا چاہیے۔ بڑے بچے تو حیدری ہے آپ۔

حضرات گرامی! بہت لذیذ نازک اور ظریفانہ اور عارفانہ بھی کچھ نکتے ابھر کر سامنے
آتے جا رہے ہیں۔ لیکن میں انہیں چھوڑتا ہوں۔ اصل بات ہے حفاظت کرو دل کی۔

عزیزان گرامی! خوب خوب پارسائی والی، یکتائی والی، یکسوئی والی، یکجہتی والی نمازیں
پڑھو۔ اور صبر وہ صبر کرو کہ صابر کی زندگی میں گناہ نہ آنے پائے۔ اور ایک صبر کفر ہے۔ اس کو کہتے
ہیں۔ الصبر عن اللہ اس طرح رک جائے کہ یاد خدا ختم ہو جائے۔ نہ سجدہ نہ رکوع، نہ قیام، نہ
تلاوت، نہ عبادت نہ ذکر، نہ فکر، نہ زباں بولے نہ دل بے، نہ آنکھ گواہی دے یہ جسم خدا سے دور ہو
گیا۔ دل دور ہو گیا۔ روح دور ہو گئی۔ اس کو کہتے ہیں الصبر عن اللہ یہ کفر ہے۔ اور ایک صبر صبر
للہ ہے۔ صبر فی اللہ ہے۔ صبر مع اللہ ہے۔ صبر باللہ ہے۔

یہ صبر جو للہ، فی اللہ، باللہ، مع اللہ ہو۔ اسی انتہا پر مقام معلیٰ ملتا ہے۔ وہ
کون سا ہے۔ ان اللہ مع الصابرين۔

حضرات گرامی! اس مقام علیاء کے حصول کے لئے صرف اور صرف یاد نبی ﷺ، حب نبی ﷺ اور احترام نبی ﷺ احترام صرف مسجدوں میں ہی نہیں ہوتا۔ صرف گھروں میں ہی نہیں ہوتا۔ صرف محفلوں میں نہیں ہوتا۔ یہ تنہائیوں میں بھی ہوتا ہے۔ جو پاک باز لوگ ہیں۔ وہ تو بے وضو نبی پاک ﷺ کا نام نہیں لیتے۔ اور جو اتنے نسبت والے لوگ ہیں۔ جو بے وضو نبی پاک ﷺ کا نام نہیں لیتے قرب و معیت انہی کو نصیب ہوتی ہے۔ آپ بھی اللہ کا ذکر بہت کریں۔ بے مرشد نہ رہنا۔ جس جس پیر کے ساتھ آپ کا رابطہ ہے۔ اُن کے وظائف اُن کے معاملات کو زندہ رکھو۔ جو لوگ مرید نہیں ہوئے۔ وہ اپنا دل جہاں جی کرے اس کے حوالے کر دو۔ تاکہ یہ گل سے دل بن جائے۔ اور محبت کے چراغ روشن ہو جائیں۔ اس دل کو دل بناؤ۔

حضرت بایزید بسطامی ؒ قرب کی منزل پر پہنچے تو پردہ نہ اٹھا۔ تو عاشق پردے میں ہو تو ترک پھڑک، تیش، جلن، بے زاری، بے قراری، بہت ہوتی ہے۔ عرض کرنے لگے۔ اللہ کریم قرب میں آگیا ہوں۔ پردہ تو اٹھا۔ تو رب نے فرمایا۔ اٹھا تو سکتا ہوں۔ میری قدرت ہے۔ تم پردے کے اندر ہو لیکن برداشت نہ کر سکو گے۔ ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے۔ خاک ہو جاؤ گے۔ واپس جاؤ عرض کیا تو میں پھر کیا کروں۔ جواب آیا۔ جلوہ رسول ﷺ جمال رسول ﷺ کی ڈھال لے کر آؤ۔ تیرے اور میرے درمیان حجاب بنے گا جمال رسول ﷺ۔ عشق رسول ﷺ کے بعد جمال رسول ﷺ ہے۔ اور جمال رسول ﷺ وصال کا وسیلہ ہے۔ تم جمال رسول ﷺ لے کر آؤ۔ تاکہ جب میرے جلوے تم پر پڑیں تو جمال رسول ﷺ خدا اور بندے کے درمیان ہو۔ ادھر سے زیادہ فیض آجائے تو آگے Capacity دیکھتے ہیں۔ گنجائش ہے؟ اُس کے مطابق دیتے ہیں کہ کم ہو تو بڑھا دیتے ہیں زیادہ ہو تو روک لیتے ہیں۔ دلوں کے ٹوٹے ہوئے تار کلی والے کے قدموں سے لگا دینا پیر کا کام ہوتا ہے۔

(محفل میں نعرہ گوں رہا فیضان صدیقی۔۔۔۔۔ جاری رہے گا اس پر حضور مرشد کریم ؐ دست برکاتہم العالیہ نے فرمایا)

حضرات یہ فیضان صدیقی سے مراد پیر نہیں ہے۔ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ یہ جناب سیدنا صدیق اکبر ؓ کا فیض ہے۔ یہ نسبت بڑی بارگاہ میں جارہی ہے۔ فیضان صدیقی یعنی جناب صدیق اکبر ؓ کا فیض۔

قادری جس طرح روایتیں آرہی ہے اُن کی روشنی میں حضرت علی المرتضیٰ ؓ تک چشتی حضرت علی المرتضیٰ ؓ تک اور سہروردی حضرت علی المرتضیٰ ؓ تک اور نقشبندی حضرت صدیق اکبر ؓ تک اور نبی پاک ﷺ کے بعد درجہ خلعت کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ جناب صدیق اکبر ؓ سے۔ گویا نقشبندی کوئی چار قدم آگے جارہے ہیں۔ فیضان صدیقی اس کو کہتے ہیں۔ ہم تو بخشش کے لئے اپنے ناموں کے ساتھ صدیقی لکھتے ہیں۔

یہ تو قرآن کہتا ہے۔ جس کے نام کے ساتھ منسوب ہو جاؤ گے۔ کل قیامت میں اُسی کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے۔ اسی لیے امام اعظم ؒ کا قول ہے۔ کہ نام کے ساتھ ”محمد“ لکھا کرو تاکہ قیامت میں گنہگار بھی کھڑا ہوگا تو حکم ہو جائے گا کہ اس کا نام غور سے پڑھو۔ شدت نہ کرنا میرے محبوب کا نام اس کے نام کے ساتھ ہے۔ اللہ غنی۔ تو جس جس کے نام کے ساتھ محبت ہوگی۔ انہیں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے۔ تو جو صدیق اکبر ؓ کا غلام ہے۔ اُن کے ساتھ ہے جو فاروق اعظم ؓ کا غلام ہے وہ اُن کے ساتھ ہوگا۔ جو حضرت عثمان غنی ؓ کا غلام ہے وہ اُن کے ساتھ ہوگا۔ اور جو علی المرتضیٰ ؓ کا غلام ہے وہ اُن کے ساتھ ہوگا۔ اور جو الصالحین جتنے صحابہ کرام ؓ اولیاء کرام ؓ کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے۔ محبت یہاں لگاؤ معیت وہاں ملے گی۔ رویت ہو کہ نہ ہو۔ محبت ہو تو وہاں رویت بھی ہو جائے گی۔ معیت بھی ہو جائے گی۔

الغرض یہ ساری باتیں نتیجہ کیا رہا؟ کہ آپ ہیں مسلمان۔ اور مسلمانوں میں اہل سنت والجماعت۔ اور نبی پاک ﷺ کی غلامی میں آؤ۔ تاہی اہل سنت والجماعت کی زندگی کی پہچان ہے۔ اس لئے آپ سب عاشق لوگ ہیں۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس سے روکارک جاؤ اور جدھر جانے کا حکم فرمایا چل پڑو۔ اور اگر ایسا نہیں تو کوئی سنی نہیں۔ نبی پاک ﷺ کی محبت نہیں۔

پاکیزگی نہیں۔ طہارت نہیں۔ ذکر نہیں۔ صبر نہیں۔ شکر نہیں اور سجدہ نہیں۔ اور ہے سنی۔۔۔ ایسا نہیں۔
عاشقانِ رسول ﷺ ہی سنی ہیں۔ جو نبی پاک ﷺ کی سنت کو ہی اپنی زندگی بنائے بیٹھے ہیں۔
اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی منافقین نے کی تھی۔ اور جواب بھی بے
ادبی کرے وہ منافق ہے۔ گستاخ ہے۔ لہذا عشق والی زندگی گزارو۔ اللہ کریم سب کو قرب و معیت
نصیب فرمائے آمین۔۔۔۔۔

مبارک باد

عالی قدر جناب ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ صاحب (ریجنل ڈائریکٹر دارالم سکولز) کے صاحبزادے
محترم ڈاکٹر محمود یوسف شیخ صاحب (صدر انجمن تاجران و کیلانوای گلی 4-5-6 کھیری بازار فیصل آباد)
محترم فاروق یوسف شیخ صاحب (چیئرمین سینڈنگ ٹمک کینی ایمر انڈری فیصل آباد جمیہ آف کامرس)
محترم علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب (مدیر اعلیٰ مجلہ محی الدین فیصل آباد) کے بیٹے

صاحبزادہ حافظ دانیال احمد صاحب

کو حفظ قرآن کی تکمیل پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔
اور دعا گو ہیں۔ کہ محترم حافظ دانیال احمد صاحب کفر آن مجید یاد رکھنے اور اس پر عمل کرنے
کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا گو! خدام محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد کے علمی منصوبہ (زیر تعمیر) ”محی الدین اسلامی کالج“
کیلئے عطیات درج ذیل اکاؤنٹ میں جمع کروائیں۔

اکاؤنٹ نمبر 0101560694 برانچ کوڈ 10408 اکاؤنٹ ہائل محمد صفدر صدیقی۔ محمد رمضان ڈوگر

Meezan Bank (Gole Cloth) Faisalabad.

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ معلم و مذکی

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحق قریشی صاحب

دنیا حکمت و دانش کے امیر، صیانت عقیدہ اور استقلال عمل کے بطل جلیل حضرت شیخ

عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ہیں۔ جن کی عظمت کا اک زمانہ معترف ہے اور جن کی نسبت پر اک جہاں
ناز کرتا ہے۔ اولیاء کے پیش رو، صوفیاء کے سرخیل، مبلغین کے سردار اور اتباع رسالت کے علمبردار
حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ کی ذات بے پایاں خوبیوں کی حامل اور بے شمار حسنات کی جامع ہے۔

حضرت شیخ محی الدین، ابو محمد عبدالقادر رحمہ اللہ جیلان کے علاقہ کی ایک بستی نیف میں
ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے۔ جو سلسلہ انساب کے معزز تر حوالوں سے نیک نام تھا۔ والد
گرامی ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمہ اللہ اپنے دور کے حسی بزرگ تھے۔ جن کی شہرت ایک پاکباز
اور صالح انسان کی تھی۔ آپ کی والدہ اُم الخیر فاطمہ علیہا الرحمۃ اس دور کی معروف و اعظ عالم اور
صاحب سجادہ حضرت ابو عبد اللہ الصومعی رحمہ اللہ کی صاحبزادی تھیں۔ جو جیلان کے حسینی سادات میں
بلند مقام رکھتے تھے۔ ان نسبتوں نے آپ کو دنیائے اسلام کے لائق احترام اور مرجع عقیدت
سلسلہ نسب کا مقام اتصال بنا دیا تھا۔ کہ حضرت امام حسن رحمہ اللہ اور حضرت امام حسین رحمہ اللہ کے فیضان
کو ایک وجود میں مجتمع ہونے کا شرف آپ کو حاصل ہو گیا تھا۔ سوچنے خاندانی طور پر اس سے بڑا
مرتبہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ حسنین کریمین رحمہ اللہ کی نسلی برتری اور روحانی عظمت جب ایک وجود میں جلوہ
گر ہو جائیں تو وہی کچھ ہوتا تھا۔ جو حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ کی ذات سے ہو یا ہوا۔ پانچویں صدی
ہجری مسلم حکومت کے دور عروج کی باقیات پر مشتمل تھی کہ وہ جلال شاہی نہ رہا تھا جو منصور یا ہارون
کے دربار کا حوالہ کہلاتا تھا۔ اور وہ علمی جمال بھی پوری قوت سے باقی نہ تھا جو المامون کے ذوق علمی
کی میراث تھا۔ ایسا ماحول اور پھر عجم کی سرزمین بہت بڑے انقلاب کی راہ دیکھ رہی تھی کہ یکم
رمضان یعنی شہر قرآن کی آمد کے ساتھ 470 ہجری میں جیلان کی سرزمین نے ایک وجود مسعود کی

آمد کی خبر سنی۔ آمد کا پہلا لمحہ ہی تشکیک محیط کے ازالہ کا باعث بنا۔ جاننے والوں کو یقین ہونے لگا کہ کوئی اتباع شریعت کا علم اٹھائے اُن کے درمیان آگیا ہے۔ والد گرامی کا انتقال ابتدائی ایام تربیت ہی میں ہو گیا تو پرورش کا سارا بوجھ والدہ کے کندھوں پر آ پڑا۔ والدہ محترمہ چونکہ نسبت کا وقار اور تربیت کا حسن سمیٹے ہوئے تھیں۔ اس لئے اُس با حوصلہ ماں نے آپ پر بے سہارگی کا سایہ نہیں پڑنے دیا۔ جد مادری کا علمی و روحانی سایہ بہت سی حسنات کا موجب بنا۔ مقامی علماء سے رابطہ ہوا کہ آنے والا وجود مسعود، داخل و خارج کے جمال کا مظہر تھا۔ جب جیلان کی تنگ نائے، اس آفاق گیر نوجوان کی جولاں گاہ کا حق ادا نہ کر سکی۔ تو والدہ سے علم کی تلاش میں سرگرم رہنے کے لئے بغداد جانے کی اجازت چاہی۔ بعد ازاں عروس البلاد ہی نہ تھا کہ اُسے اقتدار کی مرکزیت حاصل تھی بلکہ مرکز علم و دانش بھی تھا کہ شرق و غرب سے حاملین علم اسی شہر کا رخ کر رہے تھے۔ والدہ کے لئے یہ لمحہ یقیناً کٹھن تھا۔ کہ باپ کی عدم موجودگی نے اس صاحبزادے کی رفاقت کو ضروری بنا دیا تھا۔ ماں کی مامتا، رشتے کی نزاکت فاصلوں کا بُعد اور دوبارہ ملاقات کا ابہام پریشان کن تھا۔ مگر اس گھرانے کو ان رشتوں سے بالاتر ہو کر قومی اصلاح کا منصب سنبھالنا تھا۔ اس لئے قومی فریضہ نبھانے کا عہد اس مشکل راہ پر چلنے کا محرک بنا۔ بیٹے کا علم کے اشتیاق کے لئے سراپا پاس ہو جانا ماں کو قائل کر گیا۔ اس لئے کہ ماں کی رگوں میں بھی تو حضرت عبداللہ الصومیؑ کا پاک خون گردش کر رہا تھا۔ اجازت دے دی گئی۔ الوداع کہنے کے لئے باہر تک آئیں اور مناسب حال جملہ کہہ دیا۔ ”تمہاری جدائی اللہ تعالیٰ کی راہ کے لئے قبول کرتی ہوں“۔ قبول کرنے کا یہ اعلان صرف لفظوں کے درو بست کا مسئلہ نہ تھا۔ ایک حقیقت ماں کے سامنے مبرہن تھی۔ اس لئے فرمایا۔ ”اب قیامت تک تمہیں نہ دیکھ سکوں گی“۔ یہ جذباتی اعلان حتمی بھی تھا۔ مستقبل کے حالات کا تجزیہ بھی تھا اور قیامت کے روز کامرانی کی نوید بھی، جب مائیں یوں قربانیوں کا جذبہ اپنا مشن بنا لیتی ہیں اور اس طرح دور بینی کا منصب سنبھال کر تاریخی فیصلے کرتی ہیں تو شیخ عبدالقادرؒ جیسے غوث اعظمؒ کا وجود تشکیل پاتا ہے۔ والدہ محترمہ نے اجازت کو ایک عہد کے ساتھ مشروط کر دیا

کہ بیٹا شاہراہ علم کے راہی بنے ہو تو مادی کفالت کے لئے چالیس دینار ساتھ لے جاؤ کہ یہی شریعت کے مطابق تمہارے باپ کے چھوڑے ہوئے اسی دینار میں سے تمہارا حصہ ہے کہ باقی دوسرے صاحبزادے کے لئے ہیں۔ تقسیم ترکہ کا مشکل ترین مرحلہ کس خوش اسلوبی سے حل کر کے رخصت ہونے والے بیٹے کو حدود آشنائی کا درس دے دیا۔ روحانی تربیت کے لئے ایک وعدہ لے لیا۔ کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ سچ کو شعار حیات بنانا کہ صداقت شعاری ہی ہر بڑے مرحلے کی تمہید ہوا کرتی ہے۔ روایات یا دد لاتی ہیں کہ راستے میں اہل صداقت پر استقامت کئی بدکرداروں کی راستی کا پیغام دے گئی۔ آپ نے اٹھارہ سال کی عمر میں ایک مسافر طالب علم ہوتے ہوئے بھی لمبی عمروں کی ریاضت کا سا وقار دکھایا اور ثابت کر دیا کہ علم کی راہ پر نکلنے والوں کا زاد سفر درہم و دینا نہیں، کردار کی عظمت ہے۔ اگر علم، صداقت آشکار ہے تو اس میں اس قدر قوت آ جاتی ہے کہ نو نہال جو ابھی معاشرے کا اثر آفریں وجود نہیں بنا بھی ہدایت کا روشن مینار ثابت ہوتا ہے۔ یہ عظمت تب حاصل ہوتی ہے جب دولت گدڑی میں تو رہے قلب و روح پر شب خون نہ مارے۔ تزکیہ نفس کی یہی منزل ہر دور کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اُن آغوشوں کی تلاش چاہیے جہاں تقویٰ پلتا ہے اور صداقت جنم لیتی ہے۔

حضرت شیخ 488ھ ہجری کو اٹھارہ سال کی عمر میں راستوں کے غبار پر صداقتوں کا نور بکھیرتے ہوئے بغداد داخل ہوئے۔ ایک طالب علم جو علم کی ہر شاخ کو اسیر کر لینا چاہتا ہے۔ عروس البلاد کے ہر عالم کے دروازے پر گیا جہاں علم کا کوئی نور دمکتا تھا۔ مومنانہ جمال کے ساتھ شاہراہ علم کا یہ راہی ہونہار بھی تھا۔ ثابت قدم بھی اور علم کی عظمتوں سے آگاہ بھی۔ اُس دور کے علوم پر ایک نظر ڈال لیجئے کس سے صرف نظر ہوا۔ تفسیر قرآن مجید کا ذوق تو ایک مسودہ تفسیر کی تحریر کا محرک ثابت ہوا۔ حدیث کی راعنائیاں سمجھنے والا متلاشی علم ہر محدث کے سامنے عاجزانہ حاضر رہا۔ دین متین کو قرآن و حدیث کی بنیاد پر سمجھنے کا ذوق فقہاء کے آستانوں پر لے گیا۔ فہم مسائل کا اتنا ذوق پروان چڑھا کہ مدتوں فتاویٰ نویسی کی مسند بچھائے رکھی۔ ادب، عروض، صرف، نحو، فصاحت و

بلاغت کے تمام گوشے بے نقاب ہوتے گئے۔ ابوسعید انحر می سے علم کی میراث بھی پائی اور وجد و کیف کا سلیقہ بھی سیکھا۔ علم صرف معلومات نہ رہا واردات کا روپ دھارتا گیا۔ آج کا طالب علم حیرت زدہ ہے کہ حضرت شیخ کی علم کے لئے تڑپ کس قدر فزونی تھی کہ اکاون برس کی عمر ہونے کو آئی مگر تلاش علم جاری ہے۔ آج کے آٹھ سالہ نصاب کا امیدوار کس قدر مطمئن ہو جاتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کے آٹھ سال سجادہ علم پر گزارے ہیں۔ آج یونیورسٹیوں کا طالب علم سولہ سالہ دورانہ کو اک عمر گردان کر فخر کرنے لگتا ہے۔ مگر اس صاحب عزیمت کا عمل بھی دیکھئے جو اپنے دور کا ذہین ترین طالب علم تھا جس نے مانتا کا سایہ شفقت اس لئے قربان کر دیا تھا۔ کہ اسے شجر علم سے فیض یاب ہونا تھا۔ اٹھارہ ابتدائی عمر کے سال جو وطن مالوف میں گزارے اور تینیس سال بغداد کے دار علم میں جو وقت و مقام کے اسیر نہ رہے تھے۔ یوں اکاون سال کمال ایمانی جذبوں کے ساتھ اور پوری دیانت داری کے ساتھ بارگاہ علم کے سامنے رکھ دیئے اور ثابت کر دیا کہ مومن کی میراث ہی علم ہے اور انبیاء کی وراثت علم ہی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام درہم و دینار نہیں چھوڑتے۔ علم کے خزانے نسلوں کو منتقل کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ نبی آفاق علیہ السلام کا خزانہ علم کس قدر بے محیط تھا کہ صدیان گزر گئیں۔ ہر عالم اسی خزینہ علم سے علم کی خیرات مانگ رہا ہے مگر علم کا خزانہ اسی طرح اب بھی دعوت فیض دے رہا ہے۔ حضرت غوث اعظم سے اسی معمورہ علم کے متلاشی رہے۔ مناصب چہارگانہ کو زندگی کا مشن بنایا۔ تلاوت کی لذتوں سے بہرہ مند ہوئے اور دوسروں کو اس کی لذتوں سے آشنا کرتے رہے۔ تزکیہ نفوس کی وہ مسند بچھائی کہ ایک عالم اٹھ آیا۔ حضرت شیخ کے رویے نے ثابت کر دیا کہ معلم کے لئے لازم ہے۔ کہ پورے خلوص اور بے تکان ہمت سے علم حاصل کرے اور ظن و تخمین یا محض خیال و تصور سے نتائج اخذ نہ کرے۔ بلکہ اسے اعتماد کی دولت کی تلاش کرنا چاہیے اور کوتاہی علم پر پردہ ڈال کر غود و نمائش کی خاطر مسند علم نہ بچھالینی چاہیے۔ علم کامل ایمان داری سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور پھر مکمل دیانت داری سے قوم کو منتقل کیا جاتا ہے۔ شک و ریب جہاں بھی در آئے گا، علمی دنیا پر بے توفیقی کا عفریت منڈلانے لگے گا۔

حضرت غوث اعظم کی نگارشات کا حرف حرف اُن کی دیانت علمی کا شہکار ہے۔ آپ کے اس علمی رویے نے وہ خلیج پاٹ دی جو علماء صوفیاء کے درمیان حائل ہوتی جا رہی تھی۔ اور مجاہدیت کی فضا محسوس ہونے لگی تھی۔ آپ نے جب مسند درس بچھائی تو بغداد علمی جدیت کا میدان تھا۔ حکومت اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہی تھی۔ علماء مسند نشینی کے ایک نہ ختم ہونے والے چکر میں آگئے تھے۔ صوفیاء احوال و مکاشفات کے سارے معاشرے میں قدم بجا رہے تھے۔ کرامات کا شہرہ تھا اور ہر کسی کے پاس کرامات کی طویل فہرست تھی جس پر حضرت شیخ نے بُرا بلیغ تبصرہ فرمایا تھا کہ برتن چھوٹا ہو تو چھلک جایا کرتا ہے۔ واصل حق ہونے کے دعوے ایک بیجان پیدا کر رہے تھے۔ امام غزالی کی سطوت علمی اپنے عروج پر آ کر تصوف کے دامن میں پناہ لے رہی تھی۔ حیرت ہے کہ جن دنوں حضرت غوث اعظم بغداد آ رہے تھے۔ انہی ایام میں حجۃ الاسلام امام غزالی بغداد کو خیر باد کہہ رہے تھے۔ قوم کو یہ منظر دکھایا جا رہا تھا کہ علم کو روح کی شادابی درکار ہوتی ہے۔ اور تزکیہ نفوس کے بغیر تعلیم کتاب و حکمت ایک فن کا درجہ پاتی ہے۔ اور اگر اس کے ذریعہ نجات اور فلاح کائنات کا کفیل بنتا ہے۔ تو اس کا اعتماد تزکیہ نفوس کی روحانیت پر ہونا چاہیے۔ علم اور مقصود علم کا حسین امتزاج ہی فرد کی اصلاح اور اجتماع کی فلاح کا سبب ہوتا ہے۔ حضرت غوث اعظم نماز فجر سے مسند علم بچھاتے، مسائل کا حل بتاتے، سوالات کے جوابات دیتے، فتاویٰ تحریر کرتے، علمی پیش رفت کے معاون بنتے، اس طرح تعلیم و تعلم کا اک جہان آباد ہوا۔ حاضرین کی تعداد بڑھنے لگی۔ شیخ طریقت حضرت ابوسعید انحر می کا مدرسہ آپ کی مگرانی میں دے دیا گیا۔ مگر کفالت نہ کر سکا۔ اس لئے توسیع ہوئی، ہزاروں کی تعداد میں علم کے متلاشی انحاء کے تمام علمی مراکز پر سبقت لے گیا۔ اس لئے کہ اس درس گاہ سے علم ظاہر بھی حاصل ہوتا تھا۔ اور علم باطن بھی، اور جب تک ظاہر و باطن اصلاح کے دامن میں نہ آئیں۔ تعمیر سیرت کا مرحلہ طے نہیں ہوتا۔

بغداد کی سرزمین پر آپ کا مرکز علم و معرفت چالیس سال تک آماجگاہ عالم رہا۔ آپ

نے مسلسل محنت اور لگن سے اک جہان کو گرویدہ بنانا آپ کا سلسلہ قادریہ اُس وقت بھی نمایاں تھا۔ اور آج بھی ہے اس لئے کہ اس کی بنیاد خلوص والہیت کے جذبوں اور روح کی تابانیوں کے جلو میں رکھی گئی ہے۔ آپ نے خود ارشاد فرمایا کہ درست العلم حتی صرت قطباہ میں نے مسلسل علم پڑھا حتی کہ میں قطب بنا۔ سوچئے جو شیخ اپنی قطبیت کی اساس علم کو قرار دے وہ اپنے متوسلین میں جہالت کو کیسے برداشت کرے گا۔ شریعت و طریقت کی تقسیم کے نام پر بڑا ہنگام پھا رہا ہے۔ اور آج بھی ہے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ کا اُسوہ یہ ہے کہ وہ غلو ت کدوں سے نکل کر جلوت میں آئے، طریقت کو شریعت کا تابع بنایا۔ بے جادعوں سے انکار کیا حتی کہ منصور علاج رحمہ اللہ کے واقعہ پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ کسی مرد حق نے اُن کو اس بے باکی پر راہنمائی سے نہیں نوازا فرمایا اگر میں اُس وقت ہوتا تو ضرور اُن کا ہاتھ پکڑ لیتا اور بچا لیتا۔ واضح کر دیا کہ تصوف و دعویٰ کا نام نہیں اجتماع شریعت کی بلند منزلت کا نام ہے اور یہ کہ اگر کوئی بھکنے لگے تو اس کو بچانا اور ہاتھ پکڑنا، اہل سلوک کا حق ہوتا ہے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ تو اس قدر بلند آہنگ تھے کہ جب غلیفہ بغداد نے ایک ایسے شخص کو عہدہ قضا دے دیا جو اپنے رویوں میں ظالمانہ روش رکھتا تھا تو آپ اضعاف الایمان کے حصار میں پناہ لینے پر تیار نہ ہوئے بر ملا تردید کی اور بر سر منبر غلیفہ وقت کو لاکھا فرمایا۔

”تم نے مسلمانوں پر ایک ایسا حاکم مسلط کر دیا ہے جو ”ظلم الظالمین“ ہے قیامت کے روز رب العالمین کو کیا جواب دو گے جو رحم الرحیم۔“

تعلیم کتاب و حکمت کا درس آپ کی اندرونی ضیاء پاشیوں سے یوں مجلّا ہوتا تھا کہ دلی ایقان سے نکلے ہوئے کلمات دلوں پر دستک دیتے تھے۔ یوں علم کتاب ہو یا درس حکمت، ان کو تزکیہ نفوس کا حصار عافیت حاصل تھا۔ میراث نبوت کا حامل یہ بطل جلیل نوے سال سے زائد عرصہ تک علم و حکمت کے موتی روتار ہا اور دلوں سے شرک و کفر، نفاق و عناد، حرص و ہوا اور تضحیت بناوٹ کا میل اتار کر دلوں کو مرکز انوار بناتا رہا۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ پکار رہا ہے کہ آپ معلم کتاب و حکمت رحمہ اللہ کی سیرت پاک کے پُر خلوص سیاحی ہیں اور زندگی کے ہر موڑ پر تزکیہ نفوس کا نبوی

منصب سنبھالنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ آپ کی پوری زندگی معلم و مژ کی کی زندگی ہے کوئی لمحہ بے علمی کی تاریکی میں گم نہیں اور کوئی ثانیہ صفائے قلب کے جوہر سے محروم نہیں یہ زندگی آج کے انسان کو مطلوب ہے۔ آج بے علمی کا کبر علم کدوں پر محیط ہوتا جا رہا ہے اور بے ہودگی اور بد کرداری کو جواز عطا کیا جا رہا ہے۔ آج کے ہر مدعی ولایت کو اپنے کندھوں کو ٹٹولنا ہے کہ کیا۔ قلمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا اعلان کرنے والے شیخ کمال کا مبارک قدم ان کندھوں اور گردنوں کو شرف قرب عطا کرتا ہے یا نہیں۔ آئے حضرت شیخ رحمہ اللہ کی درد مندانه پکار کو گوش حق نیوش سے سنیں اور حرز جان بنائیں۔ فرمایا اور بھد حسرت فرمایا۔

”دین رسول ﷺ کی دیواروں پر درپے گر رہی ہیں اور اس کی بنیاد کھری رہی ہے اے باشندگان زمین آؤ کہ جو گر گیا ہے اُس کو استوار کریں اور جو ڈھے گیا اُس کو بلند کریں یہ کام ایک سے مکمل نہ ہوگا۔ سب کو مل کر یہ کام کرنا ہے۔ اے سورج، اے چاند اور اے دن تم سب بھی آؤ۔“

اللہ کرے یہ آواز مردہ دلوں کے لئے زندگی کا پیغام بنے اور یہ قوم پھر سے توانائیوں کی معراج پالے آمین۔

چشم رحمت کا طلب گار ہوں شینا اللہ
میر بغداد میں لاچار ہوں شینا اللہ (حسرت موہانی)

اصحاب محبت سے گزارش

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ہم نے مجلس محی الدین کی ماہانہ اشاعت میں سر تاج الاولیاء مرشد کریم حضرت خواجہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بے مثل، پُر نور، پُر سرور، علمی و روحانی، قیمتی خطابات شائع کرنے کا آغاز کیا ہے۔ جن دوستوں کے پاس حضور مرشد کریم کے خطابات آڈیو کیسٹ، ویڈیو کیسٹ، DVD یا تحریری صورت میں موجود ہو وہ مجلس محی الدین فیصل آباد کے ایڈریس پر ہمیں ارسال فرمائیں۔ تاکہ مرشد کریم سرکار کے اس علمی خزانہ کو اُمّتِ مسلمہ تک پہنچانے کا اعزاز حاصل کیا جاسکے۔

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی
(مدیر اعلیٰ) مجلس محی الدین فیصل آباد

وقت کی قدر

از: علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب

ہمارے پیارے دین اسلام میں وقت کی قدر و قیمت کیا ہے؟ اس کا اندازہ لگانے کیلئے قرآن حکیم کی سورۃ العصر کے ایک لفظ پر غور کر لینا کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے کہ کامیاب و بامراد صرف ایمان والے اور نیک عمل کرنے والے ہیں۔ جس چیز کو بطور گواہ پیش کیا ہے۔ اور جس کی قسم یا دفرمائی ہے وہ ہے وقت فرمایا۔ ”والعصر زمانے کی قسم وقت کی قسم زمانہ گواہ ہے کہ جو لوگ ایمان نہ لائے جنہوں نے نیک عمل نہ کیے وہ خسارے اور گھائے میں رہے۔“

دنیا بھر میں قاعدہ ہے کہ قسم اس چیز کی کھائی جاتی ہے جو عزیز اور محبوب ہو۔ ہم کہتے ہیں۔ مجھے اپنے بیٹے کی قسم یا دوست کو کہتے ہیں۔ مجھے آپ کے سر کی قسم مقصدان قسموں سے ہمارا یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے محبوب اشخاص کی محبت کو دوسروں کیلئے وجہ یقین بنائیں اور انہیں احساس دلائیں کہ ہم جو کہہ رہے ہیں سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ قرآنی میں جس عزیز چیز کی قسم کھاتے ہوئے اس دعوے کی دلیل بنایا۔ وہ وقت ہے زمانہ ہے گویا وقت اللہ کو اتنا ہی عزیز ہے۔ جتنی عزیز ہمیں اپنی اولاد ہے۔ یا اپنے پیاروں کی جان ہے۔ خدا کی طرح وقت حضور علیہ السلام کے نزدیک بھی بہت عزیز تھا۔ آپ کا ایک مبارک ارشاد ہے۔ وقت اور زمانہ کو گالی نہ دو۔ برانہ کہو۔ کیونکہ اللہ ہی وقت اور زمانہ ہے۔ گردش ایام اسی کے اختیار میں ہے۔ سحر و شام کا وہی مالک ہے۔ تقدیر اس کی بنائی ہوئی ہے وقت اس کا پیدا کردہ ہے۔ مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ وقت اور زمانہ کا شکوہ کرے۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تقدیر بدل دے اور زندگی کے ایک ایک لمحے کو آئین خداوندی کے مطابق گزارتے ہوئے اپنی بگڑی قسمت کو بنانا سیکھے۔

یہ اسلام ہی ہے۔ جس نے بنی نوع انسان کو یہ گراں قدر عقیدہ عطا فرمایا ہے کہ انسان

دنیا میں جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے وقت کو جس طرح استعمال میں لاتا ہے۔ کارکنان قضاء قدر اس کا مکمل ریکارڈ رکھ رہے ہیں۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ وقت اس کا ہے۔ زندگی اس کی ملکیت ہے۔ نہیں یہ خالق اکبر کی طرف سے عطا شدہ امانت ہے۔ کہ اس کے لمحے لمحے کا حساب لیا جائے گا۔ اسلام نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنے نگہبان فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جنہیں کرماً کاتبین کہتے ہیں۔ ایک فرشتہ انسان کے دائیں طرف ہوتا ہے اور دوسرا بائیں طرف۔ یہ فرشتے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور انسان اپنی زندگی کے لمحات جس طرح بسر کرتا ہے اس کا ریکارڈ رکھتے جاتے ہیں۔ فرشتوں کے لکھے ہوئے یہی دفتر قیامت کے دن کتاب ناطق بن جائیں گے۔ اور وہ بول اٹھیں گے کہ انسان نے اپنے وقت عزیز اور اپنی نعمت عمر کو کس طرح صرف کیا۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جب قیامت پھا ہوگی اور انسان عدالت آخرت میں پیش ہونگے۔ اس دن کوئی بھی شخص اپنی جگہ سے ہٹ نہ سکے گا۔ جب تک وہ پانچ سوالوں کا جواب نہ دے دے۔ ان سوالوں میں جہاں یہ پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟ جو علم اسے حاصل ہوا۔ اس پر اس نے کس طرح عمل کیا؟ وہاں یہ بھی پوچھا جائے گا کہ اے انسان! تو نے عمر کس کاموں میں گنوائی اور جوانی کی توانائیاں کہاں صرف کیں؟

معلوم ہوا کہ ہمارا وقت جس طرح کتنا ہے اور ہماری عمر جس طرح بسر ہوتی ہے۔ اس کا تفصیلی حساب بھی اپنے رب کو پیش کرنا ہوگا۔ دیکھا جائے تو اسی یوم حساب کی تیاری کرنے اور جو وقت ملا ہے اسے غنیمت جاننے کا احساس دلانے کیلئے قرآن وحدیث میں بار بار اپنی موت کو یاد رکھنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ ان ارشادات کا مطلب یہ نہیں کہ ہم موت سے ڈر کر زندگی ہی سے بیزار ہو جائیں اگر ایسا ہوا تو انسان مرنے کے غم میں جیتے جی مر جائے گا۔ بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ہم دنیا میں شتر بے مہار بنا کر بھیجے گئے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں جیسے چاہیں زندگی گزاریں۔ یہ حقیقت کبھی ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہو کہ موت ہر شخص کا مقدر ہے نہ انسان اس سے بھاگ کر بچ سکتا ہے نہ مضبوط اور بند قلعوں میں نہ پوشیدہ تہہ خانوں میں پناہ لے کر اس

سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ موت تو اپنے مقررہ وقت پر ضرور آکر رہتی ہے۔ اور جب یہ لمحہ موعود آجاتا ہے تو پھر زندگی کی ایک ساعت حاصل کرنے کیلئے اگر پوری کائنات بھی عوض میں دے دی جائے تب بھی یہ گوہر مراد ہاتھ نہیں آتا۔

جب صورت حال یہ ہے کہ موت کی تلوار سر پر لٹک رہی ہو۔ زندگی کی مہلت محدود ہو وقت تیزی سے گزر رہا ہو تو ہم کیوں نہ اس کی قدر کریں۔ فضول کاموں اور یادہ گوئی میں اسے ضائع کرنے کے بجائے کیوں نہ اسے تعمیر ملک و ملت میں صرف کریں۔ وقت یا خدا کے لئے ہے وقت ہر لمحہ انفرادی اور قومی حیثیت سے دینی اور دنیوی حیثیت سے خوب سے خوب تر بننے کے لئے ہے۔ ہمیں اس برف فروش سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ جو یہ کہتا جا رہا تھا۔ ”اے لوگو! مجھ پر رحم کرو میرے پاس ایسا سرمایہ ہے جو ہر لمحہ گھٹتا اور کم ہوتا جا رہا ہے۔“ زندگی بھی ہر لمحہ برف کی طرح پگھلتی اور گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ آؤ اس برف کو پگھلنے سے پہلے اپنے رب کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ جس نے اس کے عوض ہمیں ہمیشہ زندگی عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ماہ ربیع الاول شریف میں الحمد للہ مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہ لطف و عطاء سے ملک و بیرون ملک عظیم الشان محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد ہوا۔ کئی ایک شہروں میں مرشد کریم نے تشریف لیا کہ پیغام عشق رسول ﷺ عام فرمایا۔ کئی ایک شہروں میں حضرت صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے محافل میں شرکت فرما کر صدیقی مشن کو فروغ دیا۔ یورپ کے کئی شہروں میں حضرت صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے محافل میلاد میں خطابات فرمائے۔ فیصل آباد کے مرکز نور جامع مسجد محی الدین میں 12 ربیع الاول کے دن قرب و جوار سے جلوس جمع ہوئے۔ کثیر تعداد عاشقان رسول کی خدمت میں خدام محی الدین ٹرسٹ فیصل آباد کی طرف سے وسیع النگر صدیقیہ تقسیم کیا گیا۔ شہر فیصل آباد کے کئی ایک مقامات پر محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب نے مرشد کریم کے پیغام کو عام کرنے کا شرف حاصل کیا۔

نماز کے طبی فوائد

(میڈیکل سائنس کی روشنی میں)

از: ڈاکٹر عبدالغفور ساجد انصاری صاحب

نماز کی ادائیگی کے دوران نمازی کو بہت سے روحانی اور طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ قابل قدر اور مفید فوائد وضو سے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بکیر تحریمہ، قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ الغرض ہر حالت اور کیفیت میں نفع پہنچاتے ہیں۔

نماز کی ادائیگی کے دوران جسم کے تمام پٹھے (Muscles) حرکت میں آتے ہیں۔ یہ حرکت نرمی اور تناؤ دونوں طرح سے ہوتی ہے۔ اس عمل سے پٹھوں کی گلوکوز کی ضروریات بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ یہ گلوکوز ہی ہے جو جسم کے لئے پٹرول کا کام دیتا ہے اور پٹھوں کے ہر قسم کے عمل کے لئے ضروری توانائی بہم پہنچاتا ہے۔ گلوکوز کے ساتھ ساتھ پٹھوں کو آکسیجن اور دیگر غذائی اجزاء کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں خون کے ذریعے پٹھوں تک پہنچتی ہیں۔ نماز کے دوران جسم کے پٹھوں کی بڑھتی ہوئی غذائی ضروریات اور گلوکوز پہنچانے کے لئے دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ دل کے پٹھے زیادہ قوت اور تیزی سے کام کرتے ہیں جس سے خود ان پٹھوں سے مضبوطی آتی ہے اور یہ مزید توانا جاتے ہیں۔

رمضان المبارک میں نماز تراویح کا الگ سے فائدہ ہے۔ جو جسم کے نظام انہضام اور Metabolism کے لئے نہایت مفید ہے۔ افطار کے وقت تک جسم میں گلوکوز کا لیول انتہائی کم سطح پر آچکا ہوتا ہے۔ جس سے جسم میں نفاہت اور کمزوری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ہم جوں ہی افطاری کرتے ہیں۔ بلکہ خوب پیٹ بھر کر کرتے ہیں۔ نتیجہً معدہ بھاری ہو جاتا ہے۔ خون کا دورہ زیادہ تر پیٹ کی جانب ہو جاتا ہے تاکہ خوراک میں سے ضروری اجزاء جن جن کر لے لی جائیں اور ان کو جسم کے مختلف اجزاء تک بقدر ضرورت پہنچا دیا جائے۔ ایک دو گھنٹے کے اندر اندر خون کے اندر گلوکوز کا لیول اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ جاتا ہے۔ یہ لیول خون کے ساتھ ساتھ باقی اعضاء تک بھی پہنچتا ہے۔ جسم میں موجود انسولین اپنے طور پر زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے تاکہ فائو گلوکوز کو کھپایا

جائے۔ اب جب بندہ مومن نماز تراویح میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو گلوکز کی زیادہ مقدار پٹھوں کی حرکت میں استعمال ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ لیول نارمل سطح پر آ جاتا ہے۔ پس نماز خاص طور پر تراویح جسم کی فالٹو کلوئر کی استعمال کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اور اس سے پٹھوں کی چلک، باہمی ربط، اور تناؤ میں ایک توازن پیدا ہو جاتا ہے اور جسم میں موجود Anxiety اور ڈپریشن کم ہو جاتا ہے۔

یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ پانچ وقت کی نماز ادا کرنے سے جسم کے پٹھوں پر وہی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جو 3 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز تیز چلنے یا عام انداز میں سیر کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے پرانے طلباء 1916-1952 کے عرصے میں زیر تعلیم رہے تھے۔ تحقیق کرنے سے پتہ چلا ہے کہ تین میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کی جانے والی معمولی سی ورزش مثلاً جاگنگ، الٹو صحت مندر کھانے اور ان کی عمر میں کئی سال کے اضافہ کا سبب بنی ہے۔ وہ لوگ جو دو ہزار کلوئر ہفتہ وار خرچ کرتے ہیں۔ ان میں فوجی کی شرح ایک تہائی کم ہے۔ ان طلباء کی نسبت جو بالکل ہی ورزش نہیں کرتے۔ کلوئر کی ہی مقدار آدھا گھنٹہ روزانہ کی ہلکی ورزش مثلاً تیز چلنا، دوڑنا، سائیکلنگ یا تیراکی سے خرچ کی جاسکتی ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اتنی ہی مقدار پانچ وقت کی نماز میں خرچ ہوتی ہے۔ نسبتاً زیادہ عمر کے افراد نماز کے ذریعے مزید یہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کہ وہ زندگی کے دوسرے کاموں میں باسانی حصہ لے سکتے ہیں۔ مثلاً بچے کو اٹھانا، بھاگ کر گاڑی کو پکڑنا، میز چھوٹے پر چڑھنا۔ نمازی حضرات اس جیسے زور والے کام ان لوگوں کی نسبت اچھی طرح اور سہولت سے کر لیتے ہیں۔ جو نماز نہیں پڑھتے۔ کیونکہ نماز سے بچے چلکار، ہڈیاں مضبوط اور حرکت تیز ہوتی ہے۔ لہذا نماز عمر رسیدہ خواتین و حضرات کیلئے نہایت مفید ہے کہ ان کی صحت زیادہ دیر تک برقرار رہتی ہے اور وہ زیادہ چست و توانا ہوتے ہیں۔

عمر رسیدہ خواتین اور مردوں میں ہڈیاں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ مردوں کی نسبت خواتین میں ہڈیاں تہی ہونے یا بھر بھری ہونے اور پھر ان کے ٹوٹ جانے کی شرح نسبتاً زیادہ ہے۔ ان میں ایک وجہ Osteogen کی کمی ہے جو ماہواری کے بند ہو جانے کے بعد مقدار میں کم ہو جاتی ہیں۔ ہڈیوں کو مضبوط کرنے کیلئے کیلشیم اور وٹامن ڈی کی مقدار کا خوراک میں بڑھانا، ہلکی چھلکی ورزش روزانہ کرنا اور Osteogen کا دوا کے طور پر لینا شامل ہے۔ نماز ایک

ایسی ورزش ہے جو ہڈیوں میں کیلشیم کے مقدار بڑھانے، پٹھوں اور جوڑوں کو متحرک، ہڈیوں کے فریکچر سے بچنے کا سبب بنتی ہے۔

Adrenalin اور Noradrenalin دوا ایسے کیمیائی مادے ہیں جو جسم میں بنتے ہیں اور یہ دل، خون کی شریانوں وغیرہ کے نرم پٹھوں کی حرکت کو تیز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اعصابی تاروں (Nerve) کے سرے پر خارج ہوتے ہیں۔ جو نرم پٹھوں (Smooth Muscles) کے اندر پائے جاتے ہیں۔ اندرینالین کا کام دل کی دھڑکن اور کام کی رفتار کو تیز کرنا، خون کی شریانوں کو سیکھنا، آنکھوں کی پتلیوں کو کھلا کرنا، جسم کے (Metabolism) کو تیز کرنا اور یوں جسم کو ناگہانی صورت حال کیلئے تیار کرتا ہے۔ یہ ایڈرینالین معمولی سی ورزش اور حرکت سے بھی خارج ہو کر اپنا کام دکھانے لگتی ہے۔ ہلکی سی ورزش مثلاً پانچ وقت کی نماز بھی اس سارے عمل کو متحرک رکھنے کیلئے کافی ہے۔ اس طرح نمازی بندہ ہر ناگہانی عمل کے لئے تیار رہتا ہے۔

نماز سانس کے نظام پر بھی مثبت اثرات ڈالتی ہے۔ پھیپھڑوں کی چھوٹی چھوٹی تھیلیوں کے گرد خون کی باریک شریانیں زیادہ متحرک ہو جاتی ہیں ان میں خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جس سے تازہ آکسیجن خون میں شامل ہوتی ہے۔ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جو مضر صحت ہے۔ وہ پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے۔ یوں جسم کے سبھی اعضاء خاص طور پر پٹھوں کے لئے نہایت سودمند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نمازی حضرات میں سانس کی ٹکلیفیں یا سانس پھولنا کم ہوتا ہے اور ان کا Stamina بھی زیادہ ہوتا ہے۔

جسم کے جوڑوں کے درمیان ایک عسکل (Synovial Fluid) پایا جاتا ہے۔ اس کیمیائی مادے کا کام جوڑوں کے درمیان حرکت کو بے ضرور رکھنا اور ان کو رگڑ سے یا گھنے سے بچانا ہوتا ہے۔ بچ وقت نماز کی ادائیگی سے یہ مواد جسم کے تقریباً سبھی جوڑوں میں متحرک ہوتا ہے۔ جس سے ان میں رگڑ کے مضر اثرات کم ہو جاتے ہیں۔ نیز ہڈیاں بلا ضرورت ٹوکدار نہیں ہوتیں اور وہ جام نہیں ہوتیں جس سے جوڑوں کے ٹخند ہونے کا خدشہ کم سے کم ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔ نماز جسم کی فالٹو کلوئر کو استعمال کرنے کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

جو جسم کے وزن کو کم کرنے اور سارٹ رہنے کا آسان نسخہ ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اگر کھانے میں احتیاط کی جائے، بھوک کو کنٹرول کیا جائے، خاص طور پر رمضان میں افطاری میں مرغن غذاؤں اور چکنائی سے فرائی کی گئی اشیاء سے پرہیز کیا جائے تو پھر سونے پر سہاگا ہے۔ کھانا تو ویسے بھی بھوک رکھ کر کھانا چاہیے اور صرف اتنا ہی کھایا جائے جتنا کہ کمر کو سیدھا رکھنے یعنی زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو بھی نماز سے اچھا خاصا فائدہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دیگر احتیاطی تدابیر بھی کریں۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو دیگر ورزشوں کی طرح جسم کے دوران خون کے نظام اور مینا بولزم پر اچھے اثرات ڈالتی ہے۔ نماز سے دل کے دورے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ HDL یا مفید کو لیسٹرول کی مقدار بڑھتی ہے۔ آکسیجن کا استعمال زیادہ ہو جاتا ہے۔ دل احسن انداز میں کام کرتا ہے۔ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے اور دل کے تازہ خون بہم پہنچانے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

نماز دیگر بدنی ورزشوں کی طرح بندے کے رویے، خیالات اور موڈ پر خوشگوار اثرات ڈالتی ہے۔ نمازی کی زندگی صاف ستھری اور معیار زندگی بہتر ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو نسجاً بہتر اور متحرک انسان سمجھتا ہے۔ کہ مینہ آندھی، سردی گرمی، ہر حالت اور ہر موسم میں اللہ کے آگے سر بسجود ہوتا ہے۔ رکوع اور سجدہ کی حالت میں خون کی مقدار جو دماغ کو جاتی ہے۔ بہت بڑھ جاتی ہے، جس سے دماغی قوت اور استطاعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ نماز سے بندے پر جو نفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہ الگ ہیں۔ نمازی غم اور نا انصافی کی کیفیات میں اپنی بات اپنے خدا سے کرتا ہے۔ جس سے دل کا بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کی پناہ میں آتا ہے اور یوں اس کو سکون، اطمینان اور راحت قلبی کا وہ احساس ملتا ہے۔ جو کسی اور عمل سے ممکن نہیں۔ قرآنی آیات اور سورتوں کی بار بار تلاوت سے نمازی کی یادداشت تیز ہوتی رہتی ہے۔ اُسے نسیان یا بھولنے کا عارضہ کم تنگ کرتا ہے۔ اگر نمازی بڑی عمر میں بھی قرآنی سورتیں یاد کرنا چاہے تو کوئی مشکل مانع نہیں ہوتی۔ ہمارے ہمسائے میں حاجی صاحب ہیں جو ستر سال کی عمر سے زیادہ کے ہیں۔ اور وہ آجکل قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔ کم مدت میں اڑھائی سپارے یاد کر

چکے ہیں۔ یہ فیض ہے نماز کی پابندی سے ادائیگی کا۔ یہ تو ہے نماز کے طبی فوائد کا بیان۔ اب ایک نظر ان طبی اثرات پر جو وضو کرنے سے جسم کے مختلف اعضاء پر مرتب ہوتے ہیں اور سودمند ثابت ہوتے ہیں۔

☆ ہاتھوں کے دھونے سے متعدی بیماریوں سے بچت ہوتی ہے۔ کیونکہ جراثیم دھل جاتے ہیں۔
☆ منہ کا دھونا، جلد کو تروتازہ رکھنے کا اور ایکٹیو وغیرہ سے بچاؤ اور اعصابی نظام میں تروتازگی لانے کا سبب ہے۔ ☆ وضو غذائی ذرات کو منہ سے صاف کرتا ہے اور دانت، داڑھوں، زبان اور منہ کے امراض سے بچاتا ہے۔ ☆ نحتنوں میں پانی ڈالنے سے جراثیم صاف ہو جاتے ہیں۔ اور سانس کا نظام ٹھیک کام کرتا رہتا ہے۔ ☆ کانوں کی صفائی اور مسح بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔ ذہن کو سکون بخشتا ہے اور کانوں سے میل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ ☆ چہرے کی جلد موسمی اثرات اور ماحولیاتی آلودگی سے محفوظ رہتی ہے۔ دانے جھریاں اور چھائیوں کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ ☆ پاؤں کی صفائی، میل کچیل اور جراثیم کو دور کرتی ہے۔ نیز الرجی، پمبل اور پھپھوندی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں البتہ اگر نمی خشک نہ کی جائے تو تنفس بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ ☆ پانچ باری صفائی Exposed Parts کو ماحولیاتی، موسمی اثرات سے بچاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی پابندی سے ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اس کے روحانی اور طبی فوائد سے فیض یاب ہو سکیں۔ آمین

ایصال ثواب کیجئے

نامور خطاط جناب محمد کلیم رضا صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔

برادر طریقت حاجی محمد آصف صدیقی صاحب کے بڑے بھائی حاجی محمد صدیق سدھے شیخ کے داماد عبدالرحمن (ویکوفیر کس والے) انتقال کر گئے۔ واصف رسول کریم برادر طریقت ڈاکٹر محمد اقبال صدیقی انتقال فرما گئے۔

مولانا عبید اللہ نقشبندی مدرس جامعہ محی الدین صدیقیہ فیصل آباد کے والد محترم انتقال فرما گئے۔ اللہ رحیم و کریم بوسیلہ نبی کریم ﷺ تمام مرحومین کی بخشش و مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ دعا گو: خدام محی الدین ٹرسٹ فیصل آباد

باتیں کام کی

انتخاب :- صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی

- ☆ لمبی دوستی کیلئے 2 چیزوں پر عمل کرو۔ 1- اپنے دوست سے غصے میں بات نہ کرو۔
- ☆ 2- اپنے دوست کی غصے میں کی ہوئی بات دل پہ نہ لو۔ جب کسی کیلئے دل میں نفرت پیدا ہونے لگے تو اُس کی اچھائیاں یاد کر لیا کرو۔
- ☆ توکل کا کم ترین درجہ یہ ہے کہ فاقہ پر فاقہ آنے کے باوجود دل اللہ عزوجل کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کے پاس آپ کی دعا سننے کیلئے بہت وقت ہے کیا آپ کے پاس دعا کیلئے وقت ہے؟
- ☆ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ کبھی بدلائیں نہیں لیتا۔
- ☆ حمد کرنے والا موت سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔
- ☆ موت کو یاد کرنا نفس کی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔
- ☆ لوگوں کے خوف سے حق کی بات کہنے سے نہ رو کیونکہ نہ تو کوئی موت کو قریب کر سکتا ہے اور نہ کوئی رزق کو دور کر سکتا ہے۔
- ☆ ہمیشہ سمجھوتا کرنا سیکھو کیونکہ تھوڑا سا جھک جانا کسی رشتے کو توڑ دینے سے بہتر ہے۔
- ☆ رشتوں کی خوبصورتی ایک دوسرے کی برداشت کرنے میں ہے۔ بے عیب انسان تلاش کرو گے تو اکیلے رہ جاؤ گے۔
- ☆ کسی کے بارے میں بُرا مت سوچو ہو سکتا ہے وہ خدا کی نظر میں تم سے بہتر ہو۔
- ☆ اپنی زندگی میں ہر کسی کو اہمیت دو۔ تو اچھا ہو گا وہ خوشی دے گا جو بُرا ہو گا وہ سبق دے گا۔
- ☆ صبر سے رحمت کا انتظار کرو جو چیز تمہارے لئے ہے وہ صرف تمہارے لئے ہے بس دیر سے آنا کسی حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی حکمت بیشک تمہاری سمجھ سے باہر ہے۔
- ☆ جو اچھی نصیحت سے متاثر نہیں ہوتا اس میں ایمان کی کمی ہے۔
- ☆ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور ہر برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

نیریاں والڑیا

از: علامہ محمد نواز ہزاروی صدیقی صاحب (انگلینڈ)

- ☆ تیرا وسدا رہوے دربار نیریاں والڑیا
- ☆ تیری اہتی بچی سرکار نیریاں والڑیا
- ☆ خلقِ نبی دے جلوے ملدے نیں
- ☆ جیہڑا پاوے تیرا دیدار نیریاں والڑیا
- ☆ فانی لے کے تے باقی دیوا دیویں
- ☆ اے وکھرا تیرا کاروبار نیریاں والڑیا
- ☆ عشقِ نبی جیہڑے جگ وچ وٹدے نیں
- ☆ اُنّاں عاشقاں دا سالار نیریاں والڑیا
- ☆ میراں دے دربارے فرکال دی مل جاندی
- ☆ جدوں جوڑ دیویں توں تار نیریاں والڑیا
- ☆ غوثِ پاک تے بابا جی داتا ہند ولی
- ☆ سارے دلیاں دا دلدار نیریاں والڑیا
- ☆ کرماں والے دیو دی پیاس بجھاوندے نے
- ☆ ہووڑ ساڈھا وی سینہ ٹھار نیریاں والڑیا
- ☆ جادوگر فر منہ لکا وندے پھر دے نیں
- ☆ جدوں پے جاندی تیری مار نیریاں والڑیا
- ☆ علم و امن تے حکمت ساڈھا ورثہ اے
- ☆ تیرے نور ثی دی دی پکار نیریاں والڑیا
- ☆ ہر صدیقی ایسے مظہر کامل نے
- ☆ ہو جاندا دیدار نیریاں والڑیا
- ☆ لکھاں نیں تیرے درتھیں شفاواں پائیاں نیں
- ☆ اوسن سالک جے بیمار نیریاں والڑیا

ختم خواجگان ہر قسم کی حاجات، شفا، امراض اور مشکل کشائی کے لئے اپنے معمول میں رکھیں اور اگر مشکل حل نہ ہو تو چند ساتھی جمع ہو کر ایک ہی دن میں ختم خواجگان شریف (7) مرتبہ پڑھیں اور دعا کریں۔ ختم شریف حسب ذیل ہے۔

100 مرتبه	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
100 مرتبه	درود شریف
100 مرتبه	سورة الفاتحه
100 مرتبه	سورة الم نشرح
1000 مرتبه	سورة اخلاص
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا كَافِيَ الْمُهْتَمَاتِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا دَاوِيَ الْعِلَاقَاتِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا حَلَّ الْمُشْكَلَاتِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا حَلِيلَ الْمُتَعَذِّبِينَ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ أَغْفِقْنَا
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا مُكِيلَ الْبَرَكَاتِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا مُفْتِحَ الْأَبْوَابِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ
100 مرتبه	اللَّهُمَّ أَمِين
100 مرتبه	درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

الْأَذْكُرُ لِلَّهِ حَمَلُ الْقُلُوبِ



زیرسی پیستی

آفتابِ علم و حکمت و آفتابِ حقیقت

شیخ رسول سرتاج الاولیاء مرشدِ کریم
علامہ

پیر محمد علاء الدین

نزیب بجاہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر
چیئرمین محلی الذہن ٹرسٹ انٹرنیشنل
چیئرمین
نور لدی

پروگرام

اعزازِ تقریراً ————— 12:15 بجے
نمازِ جمعۃ المبارک ————— ٹھیک 1 بجے
بعد نمازِ جمعہ ختم خواجگان۔ حلقہ ذکر
صلوٰۃ وسلام۔ دُعا۔ لنگرِ صدیقیہ

مرکزی جامع مسجد محمدی الدین سدھار جھنگ روڈ فیصل آباد

خطاب دعا
حافظ محمد صالح المنجد
دعاء

منہا لیں کہ لا کے بیٹے پیر والا بن جائے کیا کیا ہے!

خدمہ محمدی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل

0321-7840000

0321-7611417

5 دسمبر 2014ء کو مرکزی جامع مسجد محی الدین سدھار فیصل آباد میں ہوئی والے روح پرور عرس مبارک کی تصویری جھلکیاں



حضور مرشد کریم مجاہد محی الدین کا مطالعہ فرماتے ہوئے



حضور مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ خطاب فرما رہے ہیں



مرشد کریم کے قرب میں حاجی محمد بشیر داؤد صدیقی بیٹھے ہوئے



محترم ڈاکٹر نسیا الحق صاحب اور ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب خطاب کرتے ہوئے



حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی، حاجی محمد آصف صدیقی اسٹیج پر



مریدین کا حضور مرشد کریم کے بیان میں بے جوش انداز